ابن خلدون بطور سیرت نگار

حافظ محمد ارشد اقبال*　　ڈاکٹر محمد ادریس لودھی**

ABSTRACT:

Ibn-e-Khald┴ n As a *S┘ rah* Writer

Ibn-e-Khald┴ n is hailed as one of the greatest writer, researcher and thinker in the discipline of *S┘ rah* writing. Although, he is also known and popular for his valuable work in the arena of history, Sociology, Politics and economics. However, *Ibn-e-Khald┴ n*, in his renowned books "*kit┐ b al-'ibar*" and "*Muqaddamah*" has researched life of Prophet of Islam (PBUH) in systematic and lucid manner. This research paper aims to explore the contributions of *Ibn-e-Khald┴ n* as *S┘ rah* writer.

Key words: *Ibn-e-Khald┴ n*, biography, *S┘ rah* writer, historian, *kit┐ b al-'ibar*, *Muqaddamah*.

خالق کائنات کی طرف سے نبی کریم ﷺ انسانیت کی ہمہ جہت فلاح کا پیغام لائے۔ آپ ﷺ کی سیرت اس قدر جامع, ہمہ گیر اور جاودانی ہے کہ جس کی ہدایت اور رہنمائی تاریخ انسانی کے ہر دور میں حیات انسانی کے تمام شعبوں پر محیط ہے۔ تہذیبی پیش رفت اور تمدنی ارتقاء کے تمام مراحل میں اُسوہ رسول ﷺ ہی مکمل رہنمائی کرتا ہے۔ سیرت رسول ﷺ کی راہنمائی میں پیش آمدہ مسائل کا حل تلاش کرنا اصحاب علم ودانش پر لازم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمان ہر دور میں سیرت نگاری کے فروغ وارتقاء میں سرگرم عمل رہے۔

ڈاکٹر محمد یٰسین مظہر صدیقی لکھتے ہیں:

> طلوعِ اسلام کے بعد نبی کریم ﷺ کی سیرت طیبہ ان اہم ترین اور سب سے قدیم موضوعات میں غالباً سر فہرست ہے جس نے اہل دل اور صاحبانِ قلم دونوں کے دامانِ خیال کو کھینچا ہے اور ہر ایک نے اپنے علمی ظرف، ذہنی رجحان اور فنی مذاق کے مطابق پہلے تو اپنا دامن طلب بھرا اور پھر دوسرے مشتاقان پرتوِ جمالِ الٰہی و نبوی کے قلب کے سرور اور آنکھوں کے نور کا اپنے بس بھر بندوبست کیا۔ محدثینِ کرام نے اقوال وافعال اور تقاریر نبوی ﷺ کی معمولی سے معمولی

* لیکچرر شعبہ علوم اسلامیہ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج مظفر گڑھ۔

** اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ علوم اسلامیہ بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان۔

جزئیات کو فنِ حدیث کے زاویۂ نگاہ سے محیط کر لیا تو مفسرین عظام نے کلام الٰہی
کے تعلق سے تعبیراتِ نبوی کو محصور کیا۔ مغازی نگاروں کو فتوحاتِ اسلامی کے
خیرہ کن پس منظر میں جنگ وجدال کی دنیا پسند آئی اور انہوں نے معرکہ ہائے
نبوی کو سیرت کا اہم ترین پہلو بنا دیا۔ خالص سیرت نگاروں کو حیات رسول ﷺ
کے ہر پہلو سے کام تھا۔ اس لئے اول لحۂ زندگی تا دم واپسیں ہر جزئیہ قلم بند کیا
گیا۔ نسب نگاروں نے عرب قبائلی نظام کے پس منظر میں جب اشراف کے
انساب سے بحث کی تو حیاتِ رسول ﷺ نامہ بنا کر مفاخر عرب کے تاج میں
نور محمدی شاہ ہیرا تھا۔ عالمی تاریخ لکھنے والوں کی تصانیف میں سیرت مبارکہ عہدِ
زرّیں کا درجہ حاصل کر گئی۔ [1]

ابن خلدون نے سیرت النبی کے عہد زرین کے فلسفہ کا تاریخ و عمرانیات کی روشنی میں احاطہ کیا۔ ان کی کتاب العبر اور ان کے مقدمہ کو شہرت دوام حاصل ہوئی ۔ سیرت النبی ﷺ متعلق بھی ان کی کتاب اور مقدمہ میں بنیادی مواد پایا جاتا ہے۔

ابن خلدون علم و تحقیق کا وہ عظیم المرتبت اور بلند تر نام ہے جو فلسفہ اجتماعیت کا بانی، ماہر اور نقیب ہونے کے ساتھ ساتھ سیرت الرسول ﷺ کی گہری اور وسیع تر بصیرت رکھتے تھے۔ آپ کا مشہور زمانہ مقدمہ جملہ علوم و معارف پر آپ کی دسترس اور اس کے تصنیفی سلیقہ کی تاثیر و عمدگی کا روشن ثبوت ہے ۔ آپ ماہر عربیات ہونے کے ساتھ ساتھ ماہر عمرانیات، معلم معاشیات، مفکر سیاسیات، مؤرخ کامل بھی تھا اور علوم القرآن و علوم الحدیث و فقہ کے بھی نابغہ تھا ۔ آپ انسانی نفسیات کے عارف اور جملہ علوم وفنون میں مجتدلانہ و قائدانہ شان رکھتے تھے اور امتیازِ انفرادیت وجدّت کے بھی حامل تھے ۔ آپ محض فلسفی اور عالم نہ تھے بلکہ عملی سیاسیات کے بھی شہسوار تھے ۔ وہ حیات مستعار کے نشیب و فراز اور گردش ایام کا بھی رازداں تھا۔ غربت، امارت، اقتدار، جیل اور اہل خانہ کی غرقیابی جیسے نامساعد حالات کا سامنا، کربناک احوال کی طوفانی موجوں سے ٹکرانے کا حوصلہ، عزم اور صلاحیت رکھتے تھے۔ اس عظیم الشان مؤرخ و سیرت نگار کے حوالے سے تفصیلی تعارف درج ذیل ہے:

احوال و آثار:

ابوزید کنیت، ولی الدین لقب، اور عبد الرحمن بن محمد بن محمد بن الحسن ابن محمد بن جابر بن محمد بن ابراہیم

بن محمد بن عبدالرحیم الحضری الاشبیلی المالکی المعروف بہ ابن خلدون نام تھا۔

ولادت اوائل رمضان 732ھ بروز بدھ بمقام تونس میں ہوئی ۔[2] دائرۂ معارف اردو میں آپ کی تاریخ ولادت یکم رمضان 732ھ بمطابق 27 مئی 1332ء درج ہے۔[3]

آپ عرب قبیلہ کندہ سے تعلق رکھتے تھے اور صحابی رسول وائل بن حجرؓ کی اولاد میں سے تھے۔ آپ کے مورثِ اعلیٰ کا نام خالد تھا اولاد خالد کو ابن خلدون کے نام سے شہرت ملی اور اسی کنیت سے یہ عظیم مؤرخ مشہور ہوئے۔[4] دائرۃ المعارف الاسلامیہ (عربی) میں لکھا ہے:

> كان جدهما خالد المعروف بخلدون ومن هنا جاء اسم ابن خلدون الذي عرف به افراد هذه الأسرة.
>
> ان دونوں (مؤرخ ابن خلدون اور اس کا بھائی یحییٰ) کا جدِ اعلیٰ خالد جو خلدون کے نام سے مشہور ہوا۔ چنانچہ اسی وجہ سے یہ پورا خاندان ابن خلدون کی کنیت سے مشہور ہو گیا۔[5]

حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں جب تونس فتح ہوا تو اسلامی فوج کے ساتھ حضرت وائل بن حجر حضرمی کے پوتے خالد بن عثمان تونس میں آئے ۔ تونس و مراکش کے لوگ اپنے لب و لہجہ میں خالد کو خلدون اور زید کو زیدون کر دیتے تھے۔ چنانچہ خالد بن عثمان کی اولاد ابن خلدون کہلائی۔[6]

تیسری صدی ہجری / نویں صدی عیسوی میں ان کے خاندان نے یمن سے اندلس کی طرف ہجرت کی۔ اُن کا خاندان اشبیلیہ، سبتہ اور بونہ (Bona) کے مقامات پر سکونت پذیر رہا۔ تیرھویں صدی کے وسط میں یہ خاندان افریقہ منتقل ہو گیا اور یہی تونس میں ابن خلدون پیدا ہوئے۔[7]

حصولِ علم:

ابن خلدون نے سب سے پہلے قرآن حکیم حفظ کیا، پھر اپنے والد اور دیگر عظیم اساتذہ کرام سے نحو، لغت، فقہ، حدیث اور شعر و شاعری، منطق، فلسفہ، کلام، قانون، شریعت اور علوم عربیہ کی تحصیل کی۔[8] ابن العماد حنبلی کے مطابق ابن خلدون نے قرآن حکیم علی بن عبداللہ بن سعد سے پڑھا۔ علوم عربیہ کی تحصیل اپنے والد سے کی۔ قاضی الجماعۃ بن عبدالسلام سے فقہ پڑھی۔ عبدالمھیمن الحضری اور محمد بن ابراہیم الاربلی سے بھی کسب فیض کیا ۔[9] عمر رضا کحالہ نے بھی اسی سے اتفاق کیا ہے۔[10]

مد وجزرِ حیات:

ابن خلدون کی پوری زندگی مد وجزر اَیام اور گردشِ دوراں کی ایک ہمہ گیر داستان ہے ۔ وہ ایوان اقتدار اور عدالت عالیہ کے عظیم تر مناصب یعنی الکاتب ، مشیر ، قاضی بھی مقرر ہوئے اور دوستوں کے حسد کی بدولت قید وبند کی صعوبتوں سے بھی گزرے ، وہ حاکم تونس کے کاتب العلامہ بھی مقرر ہوئے۔ اُن کو 757ھ /1356 اور 759ھ /1358ء میں دومرتبہ قید کیا گیا۔[11] آپ بہت سے علمی، انتظامی اور تدریسی عہدوں پر فائز رہے، اس لئے مختلف القاب واوصاف ان کا تعارف بنے مثلاً الوزیر الرئیس، الحاجب الصدر الکبیر، الفقیہ الجلیل، علامۃ الامہ، امام الائمہ اور جمال الاسلام والمسلمین[12] وغیرہ۔

سیاحت اور تاریخ نویسی:

تونس، تلمسان، بسکرہ، غرناطہ، فاس، مصر وحجاز وغیرہ کے سفر میں زندگی کا ایک حصہ بسر کیا۔

776ھ /1374ء میں تلمسان کے قلعہ ابن سلامہ چلے گئے۔ جہاں انہوں نے اپنی تاریخ لکھنا شروع کی اور 780ھ /1378ء تک وہیں مقیم رہے۔ یکم شوال 784ھ بمطابق دسمبر 1382ء مصر گئے اور وہاں درس دیا۔ اسی دوران آپ کا خاندان جو تونس سے مصر آرہا تھا ، جہاز ڈوبنے کی وجہ سے غرق ہو گیا۔ 789ھ /1387ء میں حج ادا کیا اور پھر 790ھ /1388ء قاہرہ واپس آکر تعلیم وتدریس میں مشغول ہو گئے اور قاہرہ میں ہی فوت ہوئے۔[13]

تصانیف:

مشہورِ عالَم، مقدمہ ابن خلدون اور تاریخ ابن خلدون کے علاوہ (ان کا تعارف آگے درج ہو گا) ابن خلدون کی درج ذیل کتب کا ذکر ملتا ہے :

1. شرح قصیدہ ابن عبدون
2. لباب المحتصل فی اصول الدین
3. رحلۃ
4. طبیعۃ العمران
5. شفاء السائل لتذہیب المسائل

آخری کتاب فرانسیسی اور ترکی زبان میں 1958 میں شائع ہوئی۔[14] معجم المطبوعات العربیہ میں درج ہے کہ آپ نے ابن رشد کی کتب کی تلخیص وتعلیق لکھی منطق، حساب اور اصول فقہ پر بھی نہایت مفید کتب تحریر کیں۔[15] ہدیۃ العارفین میں ابن خلدون کی شرح قصیدہ بردہ شریف تلخیص المحصل از فخر الدین رازی اور ابن خطیب کی شرح الرجز کا بھی حوالہ دیا ہے۔[16] زرکلی نے ابن خلدون کی کتاب رحلۃ کا پورا نام "رحلۃ غرباً وشرقاً" لکھا ہے۔[17]

علماء کا خراجِ عقیدت:

علامہ ابن خلدون کی علمی، تحقیقی، اور تاریخی شہرت زبان زدعام ہے۔ آپ کی تصانیف کو جو دائمی تکریم و مقبولیت خاص وعام حاصل ہوئی ,اس کا مقابلہ دنیا کی کسی بھی بڑی سے بڑی شخصیت سے کیا جائے تو تب بھی ابن خلدون ہی کے امتیازات واوصاف نمایاں ہوں گے۔ حاجی خلیفہ نے ابن خلدون کو ایک عظیم و کبیر، فیض رساں ، عالم اور مؤرخ قرار دیا۔[18]

المنجد فی الاعلام میں آپ کو مؤرخ ، فلسفی، سیاست، قضاء، اور ادب وفنون کا علامہ قرار دیا اور لکھا ہے کہ علم اور سیاست کے حوالے سے آپ کی شہرت ہر طرف تھی۔ آپ کے مشہور عالم مقدمہ کو علم اجتماعیت کی بنیاد ، عمرانیات، سیاسیات، اقتصادیات اور ادب کا خزینۃ العلم کے نام سے یاد کیا ہے۔[19]

زرکلی نے فلسفی ، مؤرخ، عالم اجتماعیہ ، عاقل، صادق، فصیح، جمیل الشکل جیسے القاب سے آپ کا تذکرہ کیا اور عمدہ فصاحت کامل، عقل وصداقت اور خوبصورت شخصیت قرار دیا۔[20]

کحالہ نے ابن خلدون کو عالم ، ادیب، مؤرخ، اجتماعی حکیم (دانشور) جیسے باعزت الفاظ سے یاد کیا اور آپ کو فصیح الکلام قرار دیا ہے۔[21]

ڈاکٹر نثار احمد نے علمی و تاریخی حلقوں میں ابن خلدون کو سب سے زیادہ معروف و مشہور شخصیت قرار دیا۔[22] علامہ سخاوی نے ابن خلدون کا ذکر نہایت ہی شاندار اور سنہری لفظوں میں کیا۔ تذکرہ ابن خلدون میں انہیں فاضل، دانشور، مجموعہ فضائل ، عالی قدر، عالی ہمت، عقل و نقل، علوم وفنون کا راہنما لکھا۔ آپ کو کثیر الحفظ، فخر مغرب، عمدہ مصنف جیسے برتر و اعلیٰ القاب سے یاد کیا ہے۔[23]

مشہور یورپی مؤرخ نے آپ کا شاندار الفاظ میں تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں :"کسی مسلمان نے ایسا نقطہ نظر پیش نہیں کیا جو بیک وقت ایسا جامع اور اس جیسا فلسفیانہ ہو ......وہ اپنے دور کے لوگوں سے بہت اونچے تھے۔ آپ کے ہم وطن آپ کی تعریف میں رطب اللسان رہتے تھے۔ یورپ کے جدید اور وسطی زمانہ کے مؤرخین سب آپ ہی کے خوشہ چین ہیں"۔[24]

ابن خلدون ایک نہایت فاضل ، صاحب خلق، اور عمدہ فضائل وخصائل کے مالک تھے ایک رفیع القدر شخصیت تھی۔ آپ فنون عقل و نقل میں کامل دسترس رکھتے تھے۔ قوی الحافظہ ، بہترین علمی مباحث کی اہلیت رکھتے تھے۔[25] عربی کتب واشعار کا بیشتر حصہ آپ کو ازبر تھا ... منطق اور علم الکلام پر اس قدر عبور تھا کہ ابن رشد کی تصانیف پر تعلیق مفید لکھیں ... مشہور عالم تاریخ ابن خلدون لکھی جس کا مکمل نام درج ذیل ہے : "کتاب العبر

ودیوان المبتدا والخبر فی ایام العرب والعجم والبربر ومن عاصرھم من ذوي السلطان الاکبر"۔[26]

اللہ تعالیٰ نے ابن خلدون کو جو رسوخ فی العلم اور خود کار ذہنی رسائی کا وافر ملکہ عطا کیا تھا۔ آپ نے اسے سیرت الرسول ﷺ تحقیق و تدوین اور اس مبارک موضوع کی تالیف و تصنیف کے لئے بھی وقف کیا۔

اصول تاریخ نویسی کا بانی:

نواب ذوالقدر بہادر جنگ آپ کی علمی رسائی اور عظمت کے بیان میں لکھتے ہیں : "وہ علم و فضل میں یگانہ روزگار فن، تاریخ میں ذی مرتبہ مستند محقق اور دنیائے اسلام کا بہترین مؤ رخ تھا۔ ساری زندگی مدبرین اور سلاطین کی صحبت میں بسر کی ... کتاب العبر اس کی بہترین تصنیف ہے ... تاریخ نویسی میں ابن خلدون نئے اصول کا موجد ہے۔ عرب و عجم میں اس سے قبل کسی نے اس انداز پر تاریخ نہیں لکھی (تاریخ میں سیرت نگاری بھی شامل ہے) اس کے نزدیک تاریخ میں صحیح اور غلط میں تمیز کرنے کا اصول یہ ہے کہ واقعات تاریخ کو اس کے امکان اور عدم امکان کے معیار پر جانچا جائے "۔[27]

دائرۃ المعارف الاسلامیہ (عربی) کے مطابق ابن خلدون منطق فلسفہ شعر، علوم عربیہ، فقہ میں دسترس کامل رکھتے تھے ... اعلیٰ مراتب و مناصب پر فائز رہے ... آپ کی کتاب العبر کو کتاب عظیم قرار دیا ... یہ کتاب عرب بربر اور مغرب کی تاریخ سے متعلق ایک عظیم اور قیمتی مصدر و ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے۔[28]

التاج المکلل کے مصنف نے آپ کو الفقیہ الامام الکاتب البلیغ اور مشہور مؤرخ حکیم کے القاب سے یاد کیا۔ آپ کی کتاب العبر کو موصوف کی علمی جلالت، کثیر الاطلاع ، کثیر الفوائد اور کبیر الحجم قرار دیا۔[29] یہ کتاب چودھویں صدی کے نصف آخر کے براہ راست مشاہدے اور متعدد کتابوں، وقائع اور اپنے زمانے کے سفارتی اور سرکاری دستاویزوں کے گہرے مطالعے کا ثمرہ ہے ...... اصابت رائے کے لحاظ سے یقیناً اپنے زمانے کی سب سے اہم تصنیف ہے اور بظاہر کسی مسلمان کی کوئی بھی تصنیف اس سے سبقت نہیں لے جا سکتی۔[30]

ابن خلدون کا ذاتِ اقدس ﷺ والہانہ لگاؤ:

مشہور عالم مقدمہ میں ابن خلدون نے جن شاندار الفاظ میں آنحضور ﷺ شان اقدس اور آپ ﷺ اوصاف حمیدہ و خصائص وحیدہ اور مناقبِ عالیہ کو بیان کیا۔ ان کا ایک ایک لفظ محبت، تعلق ، مع الرسول کی معراج ہے۔ ابن خلدون آنحضور ﷺ ذاتِ اقدس کو توریت و انجیل میں مکتوب و منعوت قرار دیتا ہے اور قبل از تخلیق کائنات میں آپ ﷺ تمام اوصاف کاملہ و عالیہ سے متصف ہونا بیان کرتا ہے۔ آپ ﷺ مہر نبوت کی تصدیق کرتا

ہے آپ ﷺ کارہائے نمایاں سے کفر کی تاریکیاں دور ہوئیں ۔ آپ ﷺ حب کثیر المتبعین (جس کی سب سے زیادہ پیروی کی جائے) و محبین (جس سے سب سے زیادہ محبت کی جائے) ہیں۔[31]

تاریخ ابن خلدون کی جلد اول سیرت النبی پر مشتمل ہے۔ جسے ابن خلدون نے اپنے خاص تاریخی رنگ میں مرتب کیاہے پیش نظر سیرت النبی ﷺ حقیقت تاریخ ابن خلدون کی سیرت النبی ﷺ جمہ ہے۔[32]

ڈاکٹر نثار احمد صاحب ابن خلدون کی سیرت نگاری سے متعلق لکھتے ہیں:

> سیرت نگاری کے حوالے سے ابن خلدون کی کتاب العبر کا وہ حصہ انتہائی قیمتی ہے جو تاریخ قبل از اسلام کے سلسلہ میں بنوعدنان اور قریش سے متعلق ہے۔ نیز اس میں سیرت نبوی ﷺ تمام و کمال بیان موجود ہے مثلاً عہد جاہلیت کے حالات ولادت نبوی ﷺ بعثت، معراج، آپ ﷺ مبلغانہ سرگرمیاں، بیعت ہائے عقبہ، ہجرت، غزوات، سنۃ الوفود، حجۃ الوداع اور وفات نبوی ﷺ وغیرہ، جبکہ اختتام ازواج مطہرات، موالی اور کاتبین وغیرہ کے ذکر پر ہوتا ہے۔ یہ صحیح ہے کہ ابن خلدون کی تاریخ کو وہ اہمیت حاصل نہیں ہوسکی جو اس کے مقدمہ کو حاصل ہے۔ یہ بھی درست ہے کہ ابن خلدون کو شہرت مورخ اور مفکر کی حیثیت سے تو ملی لیکن سیرت نگار کی حیثیت سے نہیں۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ سیرت نبوی ﷺ کی تاریخ کا ایک حصہ ہے اور اس نے تاریخ قبل و مابعد کو اس سے مربوط کر دیاہے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم اس کی سیرت نگارانہ حیثیت کو کسی اہمیت کا مستحق نہ سمجھیں۔ لہٰذا اس کے طویل تاریخی بیان میں نسبتاً مختصر بیان سیرت کو سامنے رکھتے ہوئے وہ بجا طور پر سیرت نگاران کی صف میں شامل ہے۔[33]

ابن خلدون کی سیرت نگاری کے نمونے

ابن خلدون کی سیرت نگاری کے حوالے سے شہرہ آفاق مقدمہ ابن خلدون کتاب کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ یہ اگرچہ سیرت کے موضوع پر کوئی باقاعدہ تصنیف نہیں تاہم چیدہ چیدہ مقام پر سیرت النبی ﷺ واقعات کا مدلل حوالہ موجود ہے۔ اسلامی زندگی کے بعض علمی، تاریخی، عمرانی اور سیاسی مسائل کے حل کے متعلق اپنی آراء

کی تائید میں علامہ نے واقعاتِ سیرت سے استدلال کیا ہے اور اس طرح بعض امور کی مخالفت میں بھی واقعات سیرت سے استشہاد کیا ہے ۔ اسی طرح اگر اس عظیم کتاب میں جابجا موجود واقعات سیرت کو یکجا کیا جائے تو ایک متوسط حجم کی کتاب سیرت تیار ہو سکتی ہے ۔ یہ امر بھی لائق التفات ہے کہ فاضل مؤلف نے صرف واقعات نگاری سے کام نہیں لیا بلکہ اکثر مقامات سے استخراج نتائج کیا۔ اس انداز سے ایک طرف علامہ کے منہج سیرۃ نگاری کا اظہار ہوتا ہے تو دوسری جانب خود سیرت کی جامعیت اور کاملیت بھی واضح ہوتی ہے ۔ مقدمہ میں جا بجا آثار و سنن نبوت اور اقوال وافعال رسالت مآب ﷺ موقع محل کی مناسبت سے حوالہ جات موجود ہیں مثلاً باب سوم فصل 25 صفحہ نمبر 195 تا 201 پر امانت و خلافت پر قیمتی مباحث میں درج ہے : "رسول ﷺ ایک ہستی ہے جو بتوفیق خدا انسانوں کے امور آخرت کو خوب جانتی اور پہچانتی ہے اور ان کی مصلحتوں سے خوب واقف ہے "۔

مزید حضور ﷺ حدیث مبارکہ کا حوالہ دیا گیا کہ تمہارے اعمال ہی تم پر ظاہر ہوں گے صفحہ 200 تک اسی موضوع پر اقوالِ رسول ﷺ صحابہ اور ان کی سنن مطہرہ کا حوالہ دیا گیا ہے۔ فصل 29 صفحہ 213-214 پر بیعت کی حقیقت وحیثیت پر گفتگو میں بھی سیرت النبیؐ کے حوالے دیے ہیں۔

واقعہ قرطاس کا تجزیہ:

امامت کے موضوع پر اظہار خیال کرتے ہوئے علامہ ابنِ خلدون نے ولی عہدی کا ذکر بھی کیا اور من جملہ دیگر امور کے ضمن میں سیرت النبی ﷺ سے متعلق واقعہ قرطاس کا حوالہ دیا ہے کہ حضرت عباس بن عبد المطلب کے استفسار پر جب حضرت علیؓ نے ان کے ساتھ جا کر حالت مرض میں آنحضور ﷺ سے بنوہاشم کی ولی عہدی کے متعلق معلوم کرنے سے انکار کیا۔ حضرت علیؓ کے اس انکار سے نتیجہ اخذ کیا کہ واقعتاً حضور ﷺ نے کسی کو اپنا جانشین مقرر نہیں کیا تھا۔

سلطنت وسلطان کے خصائص اور انگشتری و مہر نبوی ﷺ کا ذکر:

چھتسویں فصل میں علامہ نے سلطان اور سلطنت کی خصوصیات اور لوازمات کا ذکر اپنے مخصوص فلسفیانہ اور نہایت عالمانہ انداز میں کیا ہے مہر اور انگشتری کو سلطانی خصوصیات کا حصہ قرار دینے کے لئے علامہ نے پھر ایک مرتبہ سیرت النبیؐ کے مشہور واقعہ کا حوالہ دیا کہ جب حضور ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی پہ اپنی مہر بنوائی جس پر فقط محمد رسول ﷺ کندہ کیا تھا۔ کیونکہ عجم میں مکتوب بلا مہر کو اہمیت نہیں دی جاتی تھی ۔ علامہ نے امام بخاری کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ حضور ﷺ نے پھر اس جیسی انگوٹھی دوسرے لوگوں کو بنانے سے منع کر دیا تھا تاکہ آپ کی مہر کا غلط

استعمال نہ ہوسکے ۔ علامہ کی تحقیق کے مطابق یہ انگوٹھی حضرت عثمان کے دور تک موجود رہی جو ان سے چاہِ اریس کنویں میں جاگری جس کا ان کو بے حد صدمہ ہوا تھا۔[34]

اسلوب جنگ اور سیرت النبی ﷺ

سینتیسویں فصل میں علامہ ابن خلدون نے اسلوب جنگ سے متعلق گفتگو کی ہے ۔اس سلسلہ میں مختلف اقوام کے طریقہ جنگ پر بحث کی ہے اور متعدد مقامات پر اسلوب کی مناسبت سے آنحضور ﷺ اقوال واعمال کا حوالہ دیا ہے مثلاً صفحہ 270 پر اخوت اسلامی کی مثال ایک مضبوط دیوار سے دی گئی حدیث کا ذکر ہے اور میدانِ جنگ میں بزدلی دکھاتے ہوئے بھاگنے کی مذمت ہے اسی طرح صفحہ 271 پر آغازِ اسلام میں جنگی صف بندی کس طریقہ پر ہوتی تھی اس کا بیان ہے ۔ خفیہ جنگی اسلوب کے ضمن میں آنحضور ﷺ فرمان "الحرب خدعۃ" (جنگ حیلہ بازی کا نام ہے) اور اس ضمن میں خاص طور پر آنحضور ﷺ اہم خصوصیت "نصرت بالرعب مرتھۃ الشھر" (ایک ماہ کی مسافت پر آنحضور ﷺ عب دشمن پر چھاجاتا ہے) کا ذکر کیا۔ کم تعداد کا حضور ﷺ قیادت میں بڑی فوج پر غالب آجانا, ان سب واقعات کو علامہ نے معجزات نبویؐ قرار دیا۔ (معجزات کے علاوہ یہ فتوحات آنحضور ﷺ کی عظیم الشان قائدانہ صلاحیتوں کا مظہر ہیں)۔

ظہورِ مہدی اور سیرت:

فصل 52 میں علامہ نے قرب قیامت میں امام مہدی کے ظہور سے متعلق موافق ومخا لف ہر دو طرح کی احادیث کو بیان کیا ہے ۔ صفحہ 309 پر امام سہیلی کی تکذیب مہدی کو کفر قرار دینے والی حدیث پر تنقید نقل کی۔ مہدی سے متعلق بہت سی احادیث کا بیان اور ان احادیث کے بعض رجال پر علامہ کی عالمانہ اور مدلل تنقید کو علامہ کے ذوق سیرت نگاری کی عکاسی کہا جاسکتا ہے۔

اس سے حدیث وسیرت پر ان کی وسعت مطالعہ اور عبور کا بھی اظہار ہوتا ہے۔ ظہور مہدی کے سلسلہ میں بہت سی احادیث کا حوالہ دیا اور پھر منکرین خروج مہدی کی حدیث کو ضعیف ومضطرب قرار دیا ۔[35]

عروج وزوالِ امت:

باب سوم کے اختتام یعنی فصل 53 میں اقوام سلطنت کے عروج وزوال کے بیان (صفحہ 325 سے 336) تک ہمارے موضوع سے متعلق بعض اہم اشارات صفحہ 328 تک پائے جاتے ہیں اور متعدد مقامات پر امام سُہیلی کا حوالہ دیا گیا ہے۔ اس ضمن میں اسلام کو پیش آنے والے حوادث سے متعلق حضور ﷺ بعض پیش گوئیوں

کا ذکر ہے۔ صحیحین اور ترمذی کے حوالے سے حضرت حذیفہؓ اور ابو سعید خدریؓ کی بیان کردہ روایات کا ذکر ہے کہ آنحضورﷺ قیامت تک پیش آنے والے واقعات کی خبر دی تھی۔

تاریخ وفضائل مکہ ومدینہ:

باب چہارم کی فصل 6 صفحہ 344 تا 351 کا اصل عنوان "دنیا کے عظیم ترین معابد و مساجد" ہے۔ اکثر کتب سیرت کی تمہیدی مباحث میں مقامات مقدسہ کا تاریخی پس منظر اور فضائل کا باب باندھا جاتا ہے ۔ اس سلسلہ میں علامہ ابن خلدون کی مذکور فصل میں حدیث و آثار کی روشنی میں مسجدِ نبوی، مسجدِ حرام اور مسجدِ اقصیٰ کی فضیلت، مکہ کی آبادکاری، حضرت ابراہیمؑ اور ان کے خاندان کی اس شہر میں آمد، مسجد حرام کی تعمیر، کعبۃ اللہ کے فضائل، فتح مکہ کے بعد آنحضورﷺ طرز ابراہیمی پر خانہ کعبہ کی دوبارہ تعمیر سے احتراز (صفحہ 346)، فتح کے وقت خانہ کعبہ کے خزانہ سے ستر ہزار اوقیہ سونا ملنا، مسجد اقصیٰ کے تاریخی احوال، ان مقدس مقامات ثلاثہ (مسجد حرام، مسجد نبویﷺ مسجد اقصیٰ) کی توسیع کے احوال، یثرب کی وجہٗ تسمیہ یثرب بن مہائل مالق کا یہ شہر آباد کرنا، رافع بن خُدیج کی مرفوع حدیث کے مطابق مدینہ کا مکہ سے افضل ہونا، جیسے عنوانات موجود ہیں۔

مقدمہ میں موادِ سیرت:

باب چہارم کی فصل 16 صفحہ 361 پر دولت مند شہریوں کو اپنی حفاظت کے لئے حکومت کا سہارا لینے کی کیفیت پر گفتگو کرتے ہوئے علامہ نے بیان کیا ہے کہ موجودہ حکومت (یعنی عہد ابن خلدون میں) عدل و انصاف پر مبنی نہیں۔ یہ شرف صرف خلافت راشدہ کو حاصل تھا جو حضور ﷺ رحلت کے تیس سال بعد تک قائم رہی۔ اس طرح اپنے مؤقف کی تائید میں حدیث کہ "میرے بعد خلافت 30 سال تک رہے گی" کا حوالہ دیا گیا۔

باب 5 کی فُصول بعنوان خزانوں اور دفینوں کی تلاش طلب , معاش کا طبعی طریقہ پر بحث کرتے ہوئے حضورﷺ ایک دعا کا حوالہ صفحہ 380 پر دیا گیا کہ معاشی زندگی میں غفلت اور سستی سے حضورﷺ اللہ کی پناہ مانگی۔ اس میں کسبِ حلال سے متعلق سیرت النبیﷺ اہم تعلیم پائی جاتی ہے۔ اسی طرح صفحہ 385 پر کاشتکاری پر بحث کی کہ ہل دیکھ کر آنحضورؐ کی ناپسندیدگی , قبل از قیامت زکوۃ کو تاوان سمجھنے کی پیشین گوئی جیسے واقعات کا بیان براہِ راست سیرت النبی کے متعلق ہے۔

فصل 25 صفحہ 401 تا 402 میں دایوں کے کام پر بحث کی گئی ہے اس کی اہمیت بیان کرتے ہوئے انبیاء کرامؑ اور خصوصاً حضورﷺ مختون اور خوش وخرم پیدا ہونے کا ذکر ہے۔

فصل 29 صفحہ 403 پر پیشہ طب کی افادیت پر گفتگو میں حضور کا فرمان کہ "معدہ بیماریوں کا گھر ہے" نقل کیا۔ بعض حوالہ جات فصل 19 صفحہ 465 تا 466 پر درج ہیں فصل 30 صفحہ 407 کتابت سے متعلق اظہار خیال میں آنحضور ﷺ کے شرف اُمیت کو اجاگر کیا ۔ صنعت، موسیقی صفحہ 410 تا 414 پر بحث کے دوران صفحہ 412 پر حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ مجھے لحن داؤدی عطا ہوا ہے۔ اس سے حضور کا لحن تلاوت مراد ہے۔

باب 6 فصل 4 صفحہ 419 تا 421 شہروں میں مروجہ علوم اور فصل 5 صفحہ 421 تا 424 علم قرأت کے بیان میں آثارِ سیرت کے ضروری حوالہ جات موجود ہیں۔

اہم مضامین سیرت کا تجزیہ:

صفحہ (424 تا 428) علم حدیث پر مبنی ہے حدیث و سیرت میں اپنے فنی و تکنیکی فرق و امتیاز کے باوجود گہری مطابقت بھی رکھتے ہیں۔ چنانچہ اس ضمن میں علم ناسخ و منسوخ، بیانِ سند و متن، اتصال و انقطاع سند کا بیان، صحاح ستہ اور موطا کا تعارف، محدثین کرام کی خدمات جلیلہ، شروحات صحاح ستہ و کتب حدیث کی تفہیم جیسے موضوعات پر مفید بحث ہے۔

صفحہ نمبر 433 پر علم الفرائض (علم وراثت) سے متعلق اقوال نبویؐ کو نقل کیا ہے ۔ فصل 14 علم الاعداد صفحہ 659 پر بھی اس کا حوالہ دیا ہے۔

صفحہ نمبر 433 تا 434 علم اصول فقہ پر حضور ﷺ کے متعدد فرامین موجود ہیں اور عہد نبویؐ کی کیفیت و احوال، فقہ کا بیان دراصل سیرت کے فقہی پہلو سے متعلق ہونے کی وجہ سے سیرت کا ہی حصہ قرار دیا جا سکتا ہے

صفحہ نمبر 438 تا 446 علم الکلام پر اظہار خیال کے دوران اس علم سے شکوک جنم لینے کا علاج آنحضور ﷺ کے امین پر پختہ یقین کو قرار دیا اور لکھا کہ حضور ہماری خیر خواہی کے ہم سے زیادہ طالب ہیں ۔ دربار ہرقل میں ابو سفیان کا حالت کفر میں آنحضور ﷺ کے اوصاف حمیدہ کا اقرار صفحہ 442 کتاب الایمان صحیح بخاری میں ایمان کے گھٹنے بڑھنے کی کیفیت پر متکلمانہ بحث ایمانیات سے متعلق بعض ارشاداتِ نبوی ﷺ تشریح کی گئی ہے۔

صفحہ 446 تا 452 میں علم تصوف پر قیمتی مباحث میں آنحضور ﷺ کے بعد اقوال و احوال کا بیان موجود ہے۔ یہی مضمون فصل 12 صفحہ 453 پر علم التعبیر (خواب) کا ہے۔

صفحہ 468 تا 473 میں سحر و طلسمات کے بیان صفحہ 470 اور صفحہ 472 پر حضور ﷺ جادو کے اثر اور معوذتین سے افاقہ ہونے کا بیان ہے۔

صفحہ 504 تا 509 پر علم النجوم کی تردید کے ضمن میں صفحہ نمبر 505 پر آنحضورﷺ ارشاد نقل کیا ہے کہ سورج اور چاند گرہن کا زندگی و موت کے فیصلوں سے کوئی تعلق نہیں اور دوسری حدیث میں یہ کہ کواکب میں کرشمہ تسلیم کرنا کفر ہے۔

صفحہ 523 اہل عجم کے اسلامی علوم پر بحث اسلام کے عربی الاصل ہونے کے باوجود شرعی و صنعتی علوم میں اہل عجم کی عرب برتری پر علامہ کو سخت حیرت و تعجب ہے۔ عرب کی اُمیت کو بیان کرتے ہوئے علامہ نے خطبہ حجۃ الوداع کے آخری نبویﷺ الفاظ نقل کئے: "میں تمہاری رہنمائی کے لئے دو چیزیں یعنی کتاب و سنت کو چھوڑے جارہا ہوں"۔

عربی زبان و ادب سے متعلق دونوں فصول میں حضورﷺ مشہور حدیث "اُوتیت جوامع الکلم" کا تفہیم مقصد کے لئے حوالہ دیا ہے۔ اسی طرح 552 فصل 50 میں شعر و شاعری پر اظہار خیال کرتے ہوئے آنحضورﷺ کی سماعت اشعار کا حوالہ دیا۔

مقدمہ ابن خلدون کے اس سیرتی مواد کا یہ تحلیلی جائزہ اور آئندہ صفحات پر ان کی کتاب العبر کے حصہ اول جو السیرۃ النبویۃؐ کے نام سے الگ شائع ہوئی ,کے جائزے سے معلوم ہو گا کہ ابن خلدون ایک کامل محقق و سیرت نگار تھے۔

تعارف السیرۃ النبویہﷺ از ابن خلدون)

سیرت النبیﷺ موضوع پر ابن خلدون کی کتاب (السیرۃ النبویہ ﷺ ان کی شہرہ آفاق تاریخ العبر و دیوان المبتدا والخبر کا اہم حصہ ہے۔ تاریخ ابن خلدون کا سیرت النبیؐ پر مشتمل یہ حصہ اہمیت کا حامل ہونے کے ساتھ ساتھ سیرت کے تاریخی تناظر میں مطالعہ میں مددگار ہے۔ علامہ ابن خلد ون نے سیرت النبیؐ میں تاریخی انداز میں اختصار اور جامعیت کے ساتھ حیات طیبہ کے اہم گوشوں کو بیان کیا ہے۔ احمد البزرہ کی تحقیقی کاوش سے تیار ہونے والی ابن خلدون کی کتاب مکتبۃ المعارف, ریاض, سعودی عرب سے 1418ھ بمطابق 1998ء میں پہلی مرتبہ شائع ہوئی۔

کتاب کے شروع میں محقق احمد البز رہ کا ایک طویل مقدمہ ہے جس میں سیرت النبیؐ کی اہمیت , ابن خلدون کی علمی عظمت, اس کتاب کی خصوصیات اور ابن خلدون کے احوال و آثار درج ہیں۔

فاضل مقدمہ نگار نے ابن خلدون کے منفرد اسلوب اور ذوقِ مطالعہ پر آپ کی تعریف کی اور خصوصاً ابن خلدون کی علمی عظمت کو خراجِ عقیدت پیش کیا ہے۔ طوالت کی وجہ سے کتاب میں اسناد و تکرار کو حذف کر دیا

گیا ہے۔ ابن خلدون کا پورا بیان نہایت جامع اور مربوط ہے۔

اصل کتاب ص 15 تا 213 کل 198 صفحات پر مشتمل ہے کتاب کے آخر میں فاضل محقق احمد البزرہ نے کتاب میں مذکورہ قرآنی آیات واحادیث مبارکہ، علماء کے اسماء گرامی ,ان کی کنیت والقاب کے ساتھ درج کئے ہیں۔ کتاب میں مذکورہ خواتین ،اماکن، اشعار کی بھی فہرست کتاب کے آخر میں درج کی اور فہرست موضوعات بھی ساتھ دی گئی ہے۔ 14 صفحات پر مشتمل مقدمہ کو بھی شمار کیا جائے تو کتاب کے کل 257 صفحات ہیں۔

کتاب کے مآخذ:

محقق احمد البزرہ نے صرف سیرت ابن خلدون میں بیان ہونے والے واقعات کو ہی من وعن نقل نہیں کیا بلکہ علوم اسلامیہ کی امہات الکتب سے ان بیانات کا تقابل کیا اور جابجا واقعات کی صحت ,نوعیت اور ان میں مذکورہ اماکن واشخاص اور متعلقہ آیات واحادیث وآثار اور دیگر واقعات کے حوالہ جات تقریباً ہر صفحہ کے نیچے درج کئے ہیں۔ اس اعتبار سے یہ کتاب صرف ابن خلدون کی تاریخ اور اس کے علم ومعارف ہی پر مبنی نہیں بلکہ دیگر کتب کے ساتھ اس کی مناسب تصحیح وتغیر کی وجہ سے امارت الکتب کی تصویب وتصدیق کی خوبی سے بھی متصف ہو چکی ہے ۔ اس طرح کتاب کی اہمیت وافادیت اور تحقیقی مقام ومرتبہ میں کئی چند اضافہ ہو چکا ہے۔ تصحیح وتصویب کے وقت احمد البزرہ کے پیش نظر درج ذیل کتب تھیں:

(1)	الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب	(از ابن عبد البر)	(م463ھ / 1070ء)
(2)	تاریخ بغداد	(خطیب بغدادی)	(م463ھ / 1070ء)
(3)	تاریخ مدینہ ودمشق	(ابن عساکر)	(م571ھ / 1175ء)
(4)	الاکتفاء فی مغازی المصطفیٰ	(از الکلاعی (مخطوط)	(م634ھ / 1236ء)
(5)	تفسیر ابن کثیر	(ابن کثیر)	(م774ھ / 1372ء)
(6)	الاصابہ فی تمیز الصحابہ	(ابن حجر عسقلانی)	(م852ھ / 1449ء)
(7)	تعجیل المفقود	(ابن حجر)	(م852ھ / 1449ء)
(8)	تدریب الراوی	(امام جلال الدین سیوطی)	(م911ھ / 1505ء)
(9)	تاریخ مدینتہ المنورۃ	(ابن شبہ المنیری العصری)	

امام ابن خلدون نے سیرت النبی ﷺ اپنی اس تالیف میں درج ذیل عنوانات پر بحث کی, واقعات بیان

کیے اور ان پر عمدہ معلومات فراہم کیں۔ کتاب کا آغاز قبیلہ اوس و خزرج کے تعارف، تاریخ مدینہ ، یہود کے احوال قبل از ہجرت، مدینہ کی حالت پھر بیعت عقبہ اولیٰ و ثانیہ اور ہجرت کو بیان کیا پھر ولادت نبوی ﷺ وفات نبوی ﷺ اور سقیفہ بنی ساعدہ میں مہاجرین و انصار کا اجتماع، حضور کی تدفین اور حضرت ابو بکرؓ کا انتخاب ان کی بیعت اور ان کے خطبہ امارت پر کتاب کو مکمل کیا۔

اوس و خزرج کے قبائل کا تعارف ، مدینہ منورہ کی تاریخ ، آب و ہوا ، ماحول، تاریخی پس منظر ، مختلف بادشاہوں کا دور حکومت ، کتب مقدسہ میں سے حضرت داؤد و موسیٰ علیہما السلام کے واقعات ، اوس و خزرج کے احوال, ان کی قبائلی تقسیم, مختلف سرداروں کے احوال، کارنامے اور مشہور مقدمات و واقعات، قبائل یہود کا تعارف, حضور ﷺ احوال ہجرت, فتح مکہ، غزوہ حنین اور تقسیم مال فے سے متعلق بعض نو عمر انصار کی بے چینی پر آنحضور ﷺ عظیم الشان خطاب (ص35) کا احسن طریقے سے تذکرہ کیا گیا ہے۔

ان تمام واقعات کو تعارف سیرت رسول ، کتاب کا اسلوب اور قاری کے لیے ذریعہ علم کی خاطر انہیں تحریر کیا جس میں اوس و خزرج کا قبول اسلام ، بیعت عقبہ اولیٰ و ثانیہ کا ذکر, اسلام کی مدینہ میں اشاعت اور ہجرت نبوی کا بیان ہے۔ کتاب کی باقاعدہ ابواب بندی نہیں کی گئی بلکہ مسلسل عنوانات درج کیے گئے ہیں ۔ درج بالا عنوانات کے بعد اب سیرت النبی ﷺ بیان کا باقاعدہ آغاز منطقی اور تاریخی ترتیب سے ہوتا ہے ان موضوعات میں مندرجہ ذیل امور پر بحث کی گئی ہے:

قریش کا حسب نسب، قبل از اسلام ان کی حالت، ظہور اسلام، حضور ﷺ ولادت، بچپن، لڑکپن، دادا کی وفات، شام کا سفر، نکاح خدیجہؓ, تعمیر کعبہ، السابقون الاولون کے اسماء گرامی مع اسماء قبائل , وفد قریش کی جناب ابو طالب سے ملاقات اور حضور ﷺ شکایت، ہجرت حبشہ، حضرت عمر و حمزہ کا اسلام ، اور آپ کو دی جانے والی تکالیف کا بیان, اسراء و معراج, بیعت عقبہ اولیٰ و ثانیہ, حکم قتال کا نزول, صحابہ اور آنحضور ﷺ ہجرت مدینہ، مواخات، غزوات و سرایا, نام، مقام, واقعات, تاریخیں, کیفیت, واقعہ رجیع, عمرہ صلح حدیبیہ، شاہان عجم کے نام خطوط، غزوہ خیبر، مہاجرینِ حبشہ کی واپسی، عمرۃ القضاء، فتح مکہ، غزوات حنین، طائف، تبوک، اسلام عروہ بن مسعود, عام الوفود، وفود کے نام مع قبائل، حجۃ الوداع، عمال کا تقرر، غنائم خیبر، لشکر اسامہ کی تیاری، اسود عنسی، مسیلمہ کذاب اور طلیحہ (جھوٹے مدعیان نبوت) کا بیان, آنحضورؐ کا مرض وفات ، سقیفہ بنی ساعدہ کے واقعات، تاریخی صحت، ادبی حسن بیان اور منطقی ترتیب سے بیان کیے ہیں۔

خلاصہ:

ابن خلدون کے احوال و آثار کے جائزہ اور ان کی سیرت نگاری کے حوالے سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ یہ عظیم بطلِ علوم و فنون، ماہر عمرانیات و اجتماعیات ہی نہیں، بلکہ سیرت الرسول ﷺ بہترین محقق مصنف بھی تھے۔ واقعات سیرت کی سند اور صحت کو مد نظر رکھتے ہوئے اس فاضل مؤلف نے تاریخ و سیرت کو ایک دوسرے کے قریب کرنے کی جو عظیم الشان علمی اور تحقیقی کاوش کی وہ دنیائے سیرت نگاری کا نیا روشن باب ہے۔

علامہ ابن خلدون کی ذات مجموعہ علوم و معارف تھی۔ ان کا نام علمی سند اور تحقیقی حوالے کا درجہ رکھتا ہے۔ انہوں نے اپنے مشہور زمانہ مقدمہ میں جو مضامین سیرت پیش کئے ہیں وہ مضامین ابن خلدون کو صف اول کا سیرت نگار ظاہر کرتے ہیں۔ اس طرح ان کی تصنیف کتاب العبر کا وہ حصہ جو دورِ رسالت مآب ﷺ متعلق ہے، ضروری اور مفید اضافوں اور وضاحتوں کے ساتھ الگ شائع ہو چکا ہے۔ یہ پوری کتاب سیرت النبی ﷺ مبنی ہے اور اپنے موضوع کے لحاظ سے ایک کامل اور جامع کتاب ہے۔

حوالہ جات وحواشی

---

1 مظہر صدیقی، محمد یٰسین. مضمون تاریخ یعقوبی سیرت النبی کا اہم ماخذ بحوالہ: محمد طفیل (مدیر). نقوش. ط: 1985ء، ادارہ فروغ تعلیم اردو، لاہور، 563/1

2 حنبلی، ابن العماد. شذرات الذھب. ط: دار الآفاق الجدید، بیروت، 78/7

3 Alferd Bel، بحوالہ: اردو دائرۃ معارف. ط: 1985ء، دانشگاہ پنجاب، لاہور، 504/1؛ دائرہ معارف الاسلامیہ (عربی) میں تاریخ وفات 19 مارچ درج ہے۔ ملاحظہ ہوں جلد اول ص 153 اور معجم المطبوعات العربیہ ص 96 کے مطابق باب النصر کے قریب سپردِ خاک کیا گیا۔

4 برق، غلام جیلانی. مورخین اسلام. ط: 1984ء، شیخ غلام علی اینڈ سنز، لاہور، ص76

5 دائرہ المعارف الاسلامیہ (عربی)، 153/1

6 Alferd Bel، بحوالہ اردو دائرہ معارف، 503/1

7 ذو القدر، بہادر جنگ. خلافت اندلس: یعنی ملک اسپین میں عربوں کی ہشت صد سالہ حکومت. ط: 1904ء، قاسم پریس، حیدر آباد، دکن، ص442

8 دائرہ معارف اسلامیہ (اُردو)، 504/1

9 شذرات الذھب، 76/7

10 کحالہ، عمر رضا. معجم المولفین. ط: مکتبۃ المثنی، بیروت، 188/5

11 دائرہ معارف(اُردو)، 504/1

12 ثانی, محمد. مقدمہ سیرت النبی(از ابن خلدون). ط: 2001ء, الفیصل ناشران کتب, لاہور, ص41

13 دائرہ معارف(اُردو)، 504/1- 505

14 مقدمہ سیرت النبی(از ابنِ خلدون)، ص43-44

15 سرکیس، یوسف. معجم المطبوعات العربیہ والمعربہ. ط: مکتبۃ الثقافۃ الدینیۃ, القاہرۃ, ص96

16 بغدادی، اسماعیل پاشا. ہدیۃ العارفین. ط: دار احیاء التراث العربی, بیروت, 529/1

17 زرکلی، خیر الدین. الاعلام. ط5: 2002ء, دار العلم للملایین, بیروت, 106/4

18 حاجی خلیفہ, مصطفی بن عبداللہ. کشف الظنون. ط: 1961ء, طبع استنبول, 278/1

19 معلوف، لوئیس. المنجد فی الاعلام. ط1: 1980ء, المکتبۃ الکاثولیۃ, دار المشرق, بیروت، 10/4

20 الاعلام، 106/4

21 معجم المؤلفین، 188/5

22 احمد, ڈاکٹر نثار. مضمون اسلامی اندلس میں سیرت نگاری کا ارتقاء بحوالہ اندلس کی اسلامی میراث . ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی, اسلام آباد, ص156

23 سخاوی، محمد بن عبد الرحمن. الضوء اللامع لاھل القرن التاسع. ط: 1368ھ, طبع مصر, القاہرۃ, 147/4

24 مقدمہ سیرت النبی مطبوعہ بیروت(از ابن خلدون)، ص41

25 المقری، احمد بن محمد المقری. نفح الطیب. تحقیق: محمد محی الدین. ط: دار الکتاب العربی, بیروت, 304/8

26 المعجم المطبوعات العربیہ والمعربہ، ص،96

27 خلافتِ اندلس، ص442-444

28 أیضاً, 152/1-155

29 القنوجی, صدیق حسن. التاج المکلل. ط: 1383ھ, مکتبۃ الہند العربیۃ, ممبئ, ص1352-1353

30 دائرۃ معارف(اُردو)، 506/1

31 مقدمہ ابن خلدون، 2/1

32 ڈاکٹر حقانی میاں قادری، مقدمہ سیرت النبی(از ابن خلدون)، ص49

33 مضمون اسلامی اندلس میں سیرت نگاری کا ارتقاء بحوالہ اندلس کی اسلامی میراث، ص157-158

34 مقدمہ ص263, 262

[35] ایضاً ص309 تا319 (تلخیص)